حواشی قرآن اور سیرت نبوی سے متعلق ہیں، انھیں جلد دوم میں پیش کرنے کا منصوبہ ہے۔ آخر میں اشاریہ بھی ہے، جسے جناب محمد کلام الدین ندوی اور جناب محمد جاوید اختر نے تیار کیا ہے۔

پیش نظر مجموعہ میں جو مواد علامہ سید سلیمان ندویؒ کے تفسیری نوٹس اور حواشی کی صورت میں پیش کیا گیا ہے وہ اپنی نوعیت اور معنویت کے اعتبار سے منفرد ہے۔ امید ہے، قرآن کو سمجھ کر پڑھنے کا جذبہ رکھنے والوں کو اس سے بھرپور استفادے کا موقع ملے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کا فائدہ عام کرے اور سب کو اس سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

(عبدالرحمن فلاحی)

حدائق الریحان (منتخب قصائد حضرت حسان بن ثابت) ڈاکٹر رئیس احمد نعمانی

ناشر: گوشیہ مطالعات فارسی، علی گڑھ، یوپی، ۲۰۱۶، صفحات: ۶۴، قیمت: ۱۰۰ روپے

ڈاکٹر رئیس احمد نعمانی اردو اور فارسی زبانوں میں کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ انھیں نعت گو شاعر کی حیثیت سے شہرت حاصل ہے۔ نعتیہ شاعری کرنے کے علاوہ انھوں نے عربی زبان کی متعدد نعتوں کو اردو نظم میں ڈھالا ہے۔ اس سے پہلے وہ حضرت کعب بن زہیرؓ اور شیخ محمد بن بوصیریؒ کے قصائد کو شعری جامہ پہنا چکے ہیں۔ اب انھوں نے شاعر رسول حضرت حسان بن ثابتؓ کے دیوان سے منتخب قصائد کی منظوم ترجمانی کا بیڑا اٹھایا اور اس میں پوری طرح کامیاب ہوئے۔ عربی اشعار کا اردو میں ترجمہ کرنا، وہ بھی نظم کی شکل میں، بڑا دشوار اور عرق ریزی کا کام ہے۔ لیکن انھوں نے ترجمے کو جس خوب صورتی سے شعری پیکر میں ڈھالا ہے، اس سے اصل تخلیق کا گمان ہوتا ہے اور ترجمے کی خوبی بھی یہی ہے کہ وہ ترجمہ نہ معلوم ہو۔

زیر تبصرہ کتاب شاعر رسول حضرت حسان بن ثابتؓ کے منتخب قصائد کا منظوم ترجمہ ہے۔ حضرت حسانؓ کا شمار شعرائے مخضرمین میں ہوتا ہے۔ وہ اس دور کے عظیم عرب شعرا کی صف میں نمایاں وممتاز تھے۔ قبولِ اسلام سے پہلے پورے عرب میں

قادرالکلام شاعر کی حیثیت سے معروف تھے۔ رسول اکرم ﷺ اور آپؐ کے اصحاب کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے لیے دشمنانِ اسلام نے جب ہجویہ اشعار کا سہارا لیا تو اس وقت ضرورت محسوس ہوئی کہ اصحاب رسولؐ میں سے کسی کو ان کا جواب دینے لیے مقرر کیا جائے۔ اس وقت صحابہ میں حضرت عبداللہ بن رواحہؓ اور حضرت کعب بن مالک انصاریؓ جیسے شعراء موجود تھے، لیکن آپؐ نے حضرت حسانؓ کو منتخب فرمایا اور ان کے حق میں دعائیں بھی دی۔ دیوان حسان میں ان کے قصائد پڑھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ انھوں نے اپنے زورِ کلام سے کس طرح مشرکین کا ناطقہ بند کر دیا تھا۔ حضور کی مدح و توصیف میں کہے گئے اشعار بھی ہمیں اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ یہاں محض چند اشعار کے ترجمے نقل کیے جاتے ہے۔ ہجرت نبوی کے سلسلے میں وہ اہل مکہ کو کس طرح محرومی کا احساس دلاتے ہیں:

وہ قوم ہوگئی بے شبہ نامراد و شقی
نبیؐ کو اپنے وطن میں نہ جس نے رہنے دیا
انھیں نصیب ہوئی قلب وروح کی پاکی
ہوا رسولؐ کا دیدار جن کو صبح ومسا

رسول پاکؐ ہوئے ایک قوم سے رخصت
تو ان کی عقلوں کو گم راہیوں نے گھیر لیا
اور ایک قوم میں آکر ہوئے قیام پذیر
تو ان کی زندگی نے پائی ایک تازہ ضیا

حضورؐ کی شان میں کہے جانے والے اشعار میں بالعموم تصنّع اور مبالغہ آرائی پائی جاتی ہے، لیکن حضرت حسانؓ کے اشعار ان سب سے پاک ہیں۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں:

تھا جہل وضلالت کا ہر اک سمت اندھیرا
مدت سے امیدوں کے نشاں مٹ سے گئے تھے
بت پجتے تھے ہر ایک جگہ روئے زمیں پر
اس حال میں دنیا میں نبی بن کے وہ آئے